

تعلیم النام میں ہے: **ومن رأى من الرجال أحداً من أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم**  
**وكان أعزب تزوج امرأةً سالحةً.....** اور جس مرد نے ازواج النبی ﷺ میں سے کسی ایک کی (خواب  
 میں) زیارت کی اور وہ کنوارا ہو تو اُس کی کسی نیک عورت سے شادی ہوگی۔

وضاحت یہ ہے کہ: امہات المؤمنین اب جنت میں ہیں تو دیکھنے والا بھی دیکھنے کے وقت جنت میں  
 ہے اور جنت میں کوئی بے زوج نہیں (مسلم: ۵۰۶۲: وَمَا فِي الْجَنَّةِ أَعْرَبُ)، پس اُس بے زوج کی جنتی  
 عورت سے شادی ہو جائے گی۔

دیوبندی نے (وكان أعزب) کا ترجمہ ہی نہیں کیا کیونکہ تھانوی کنوارا نہ تھا، پہلے ہی شادی شدہ تھا:

<b>ومن رأى من الرجال أحداً من</b>	<b>اور جس کسی شخص نے خواب میں ازواج مطہرات</b>
<b>أزواج النبی صلی اللہ علیہ وسلم</b>	<b>میں سے کسی ایک کو دیکھا تو یہ اس بات کی دلیل</b>
<b>وكان أعزب تزوج امرأةً سالحةً .</b>	<b>ہے کہ وہ سالحہ عورت سے شادی کرے گا</b>

اگر (وكان أعزب) کا ترجمہ (دراں حالیکہ وہ بے زوج ہو) کرتے تو خیانت سے بچا سکتے تھے۔ مگر  
 اپنے مقصد سے اور زیادہ دور ہو جاتے۔ منظور نعمانی نے بھی یہ عبارت اسی طرح خیانت کے ساتھ پیش کی تھی  
 اور (وكان أعزب) کا ترجمہ ہضم کر گیا تھا (فتح بریلی کا دل کش نظارہ، ص ۸۱۔ نوحات نعمانیہ: ۶۱۵)

تھانوی صاحب نے ۱۳۳۲ھ میں بہشتی زیور کے آخری حصے میں جب مردانہ ”عضو میں درازی اور  
 فریبی لانے والا“ نسخہ لکھا اور فرج کو تنگ و خشک کرنے کا ”بجھڑ رطوبت و مضیق“ نسخہ لکھا (بہشتی زیور، ج ۱۱  
 ص ۱۲۹) تو سیکسی SEXY لوگوں میں آپ کی مقبولیت بڑھ گئی حتیٰ کہ عزیز الحسن مجذوب کو یہاں تک خارش  
 ہوئی کہ اُس نے تھانوی سے یہاں تک کہہ ڈالا کہ: ”میرے دل میں بار بار یہ خیال آتا ہے کہ کاش میں  
 عورت ہوتا حضور (تھانوی) کے نکاح میں“۔..... تھانوی نے کہا: ”..... ثواب ملے گا“۔ (اشرف السوانح  
 ۲۸:۲)۔..... رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ میں تھانوی نے اپنے ایک بھانجے کی بیوہ، نو عمر، (بہشتی زیور پڑھ کر  
 مذکورہ نسخوں کا عملی مظاہرہ دیکھنے کی شوقین) شاگردنی سے شادی رچانے کے لئے ایک کشف شائع کیا:



ایک ذاکر صالح کو **کشف** ہوا کہ گھر حضرت عائشہ آنے والی ہیں۔ انہوں نے مجھ سے کہا۔ میرا ذہن معاًسی طرف منتقل ہوا کہ **کم سن عورت ہاتھ آئے گی**۔ اس مناسبت سے کہ حضور ﷺ نے حضرت عائشہ سے نکاح کیا تو حضور کا سن شریف پچاس سے زیادہ تھا اور حضرت عائشہ بہت کم عمر تھیں۔ **وی قصہ یہاں ہے**۔ (رسالہ الامداد صفر ۱۳۳۵ھ)

پندرہ سال بعد الافاضات الیومیہ میں ۳ رمضان ۳۵۰ھ کو لکھوایا کہ:

میں نے یہ **ایک خواب** دیکھا تھا کہ حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا میرے مکان میں تشریف لانے والی ہیں۔ اس سے میں یہ تعبیر سمجھا کہ جو نسبت عمر کی حضرت عائشہ کو بوقت نکاح حضور کے ساتھ تھی، وہی نسبت ان کو ہے۔

پندرہ سال پہلے وہ کشف تھا، اور صاحب کشف بھی کوئی اور تھا۔ مگر پندرہ سال بعد وہ خواب بن گیا اور صاحب خواب خود اشرف علی تھانوی ہی بن گیا۔ ۲۱ محرم ۱۳۵۳ھ کو مناظرہ بریلی میں منظور نعمانی نے مولانا سردار احمد صاحب کی تردید کرتے ہوئے کہا:

”ایک جھوٹ تو آپ نے یہ بولا کہ خود مولانا اشرف علی صاحب نے وہ خواب دیکھا، حالانکہ یہ آپ کا خالص جھوٹ ہے، وہ خواب کسی دوسرے شخص کا ہے“ (فتح بریلی کا دلکش شمارہ ۸۰، فتوحات نعمانیہ ۲۱۵)

اب نعمانی جی کون بتائے کہ اگر یہ جھوٹ ہے تو اس جھوٹ کے موجب بھی جناب تھانوی جی ہیں۔ بہر حال کشف کی کہانی کوچ مانیں تو خواب کی کہانی جھوٹ بنتی ہے اور اگر خواب کی کہانی کوچ سمجھیں تو پھر کشف کا ڈھونگ کیوں رچایا گیا تھا؟۔۔۔۔۔ جبہ صرف محبوبہ کا وصل و حصول تھا۔۔۔۔۔ چنانچہ الافاضات الیومیہ میں (عشق، مشک تے کھنگ خشک کی طرح یہ) حقیقت بھی کھل گئی اور مذکورہ مقام پر خود تھانوی نے ہی کہہ ڈالا کہ:

”جی چاہتا تھا کہ ایسی طبیعت کا آدمی گھر میں رہے۔۔۔۔۔ اُن کے گھر میں رہنے کی بجز عقد کے کوئی صورت نہ تھی۔“

بہر حال اپنی محبوبہ سے ملنے کے لئے جھوٹے خواب گھڑنا اور اُس کو ام المومنین عائشہ صدیقہ سے تشبیہ

دینا اور پھر اُس تشبیہ پر اپنی من پسند تعبیر کی عمارت استوار کرنا..... اور کم سن عورت ہاتھ لگے گی جیسی عامیانہ زبان استعمال کرنا..... اور وہی قصہ یہاں ہے کہہ کر رسول اللہ ﷺ کو بھی اپنی طرح کشف تراش اور خواب گھڑنے والا بتانا (گستاخی) نہ ب (گستاخی) نہ ب (گستاخی) ہے..... بیوی کو اپنی ماں کا درجہ دینے والے کی بیوی اُس پر حرام ہو جاتی ہے اور اپنی ماں کو تشبیہی طور پر اپنی بیوی جاننے والا بے غیرت تو دائرہ اسلام سے ہی خارج ہو جاتا ہے۔

اسلامی تعلیمات کی رو سے جھوٹے خواب ایجاد کرنا ہرگز جائز نہیں اور ناپسندیدہ خواب دیکھ کر تعوذ باللہ کی تعلیم دی گئی ہے اور اُن کو آگے بیان کرنے سے روکا گیا ہے..... پھر جو لوگ بیداری میں گستاخانہ عبارات لکھ چکے اور تائب نہ ہوئے تو اُن کے گستاخانہ خوابوں کی کوئی درست تعبیر اُن کے لئے کیونکر سودمند ہو سکتی ہے جب اُن کے خواب و خیال ایک جیسے ہی نظر آئیں؟

دیوبند کے کسی مولوی سے یہ کہہ کر تو یہ دیکھئے کہ:

رات شیطان کو خواب میں دیکھا ساری صورت جناب کی سی تھی

پھر آپ لاکھ عمدہ تعبیر پیش کریں کہ اس سے آپ کا اہل حق ہونا ثابت ہوتا ہے ورنہ وہ دھوکہ دینے کیلئے آپ کی صورت میں نہ آتا..... دیوبندی صاحب یہ اچھی تعبیر سن کر بھی اس خواب کو اپنی گستاخی ہی کہیں گے..... تو کیا گستاخانہ عبارات کے ساتھ ان کی بھڑاس نہیں نکلی تھی کہ گستاخانہ خواب بھی شائع کرتے ہیں۔ حالانکہ ناپسندیدہ خواب آگے بیان نہ کرنے کی تعلیم ہے چہ جائیکہ من گھڑت خواب کبھی کشف کہہ کر اور کبھی خواب کہہ کر اپنی بد باطنی کا پرچار کیا جائے۔

ہشتام زرع کے متعلق ام المومنین کے الفاظ (ملء کعبہ) کی جو شرح شارحین حدیث نے کی، وہی ان متنازعہ اشعار میں مذکور ہے اور اشعار تشبیہ قصیدہ کے اندر ہیں۔ پھر حدائق بخشش حصہ سوئم کی ترتیب کا ذمہ دار مرتب ہے، اُس نے بھی (طیحدہ) کی سرخی لگائی، پھر اُس نے تو پہ بھی شائع کی۔ اللہ تو پہ کرنے والے کو پسند کرتا ہے، مگر دیوبندیوں کو نہ تو خود تو بہ کرنا پسند ہے، نہ ہی دوسرے تو بہ کرنے والے پسند ہیں۔